سوال

(660) بیوی سے شوہر کتنی دیر تک دور رہ سکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید نے متعین کیا ہے کہ شوہر اپنی بیوی سے زیادہ سے زیادہ چار ماہ تک دور رہ سکتا ہے۔ مگر میرا یہاں ایک کمپنی کے ساتھ معاہدہ ہے اور مجھے چھٹی بھی سال بعد ملتی ہے بلکہ کام کی نوعیت سے اس مدت میں اضافہ بھی ہو سکتا ہے، تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

سائل کا یہ کہنا کہ قرآن مجید نے شوہر کے لیے اپنی بیوی سے دور رہنے کی زیادہ سے زیادہ مدت چار ماہ مقرر کی ہے، غلط ہے یہ بات قرآن مجید میں نہیں ہے۔ یہ تحدید ان لوگوں کے لیے ہے جو اپنی بیویوں سے ایلاء کر لیں۔ یعنی جو شوہر یہ قسم اٹھا لے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس نہیں جائے گا، تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے چار ماہ مقرر کیے ہیں۔ فرمایا:

لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ... ٢٢٦ ... سورة البقرة

''جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس جانے سے قسم اٹھا لیں، ان کے لیے انتظار ہے چار ماہ کا۔''

اور یہ مسئلہ کہ شوہر اپنی بیوی سے دور اور غائب رہے، تو اگر بیوی اس غیاب اور غیر حاضری پر راضی ہو تو اس کے شوہر کو کوئی ضرر نہیں کہ وہ چار ماہ غائب رہے یا چھ ماہ یا سال یا دو سال، بشرطیکہ عورت کسی پُر امن علاقے اور ماحول میں ہو۔ اگر اس کا علاقہ اور ماحول پُر امن نہ ہو تو شوہر کے لیے جائز نہیں کہ اسے اس فساد زدہ ماحول میں چھوڑ کر سفر کر جائے۔ ایسے ہی اگر اس کا ماحول پُر امن ہو مگر بیوی راضی نہ ہو تو اسے چار ماہ یا چھ ماہ سے زیادہ غائب رہنا، جیسے کہ قاضی فیصلہ دے، حلال نہیں ہے۔ شوہر کو چاہیئے کہ اپنی بیوی کے ساتھ معروف طور طریقے سے زندگی گزارے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

محدث فتویٰ